ایک آرزو

از: عاقب فرید قادری

دل کو ہے ایک آرزو یا نبی		کہ مدینے میں میں رہوں یا نبی
اذن مل جائے مجھ کو طیبہ کا		چھوڑ سب سر کے بل چلوں یا نبی
خلد طیبہ کی چھاؤں ملتی رہے		سائے میں آپ کے رہوں یا نبی
دنیا والے فدا ہوں دولت پر		تم پہ میں اپنی جان دوں یا نبی
گنبد خضریٰ دیکھتا ہی رہوں		آپ کی نظروں میں رہوں یا نبی
نغمے سعدیؔ کے اور رضاؔ کی نعتیں		جالی کے سامنے پڑھوں یا نبی
عمر گزرے تمہاری اُلفت میں		عشق میں آپ کے مروں یا نبی
موت آ جائے مجھ کو طیبہ میں		زندگی سے میں جا ملوں یا نبی
خاک طیبہ میں جسم مل جائے		اُس کے پھولوں میں، میں کھلوں یا نبی

شہا، عاقبؔ کو تم کہو اپنا

کام ایسے ہی کچھ کروں یا نبی